ادبیات

غزل

جناب آلم مظفر نگری

نظر انجام پر رکھیں نہ کیوں انجام سے پہلے
چلے اک دَور ساقی گردشِ ایام سے پہلے

خدا کی یاد ہو جاتی ہے تازہ یاد سے جن کی
میں اُن کا نام لیتا ہوں خدا کے نام سے پہلے

مذاقِ خاص ملتا ہے اُنھیں کو بزمِ ہستی میں
جو عبرت گیر ہوتے ہیں مذاقِ عام سے پہلے

مرے نغماتِ دل کی پیروی منظور ہے جن کو
وہ کیفِ بیخودی لیں بادۂ الہام سے پہلے

کوئی دیکھے نیازِ شوق کی سرگرمئ پیہم
مٹے جاتے ہیں پروانے چراغِ شام سے پہلے

یہ مانا اب لہو کی بوند بھی دل میں نہیں باقی
مگر میں پی چکا ہوں خُم کے خُم اس جام سے پہلے

وہ اک رنگیں تصوّر تھا مری چشمِ تماشا کا
میں تھا نا آشنا اس جلوۂ بے نام سے پہلے

بفیضِ تابشِ داغِ جنوں آغوشِ تربت میں
سحر آئی نظر مجھ کو لحد کی شام سے پہلے

بہت مجبور ہیں اب انقلاباتِ زمانہ سے
بسر ہوتی تھی جن کی زندگی آرام سے پہلے

آلم سب زندگی کی لذّتیں بے کیف ہو جائیں
جو انساں مبتلائے غم نہ ہو آرام سے پہلے